RS. 3/-

"میں پہلے سوئم سیوک ہوں اس کے بعد کچھ اور"

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۶۰ شمارہ ۳۹ ، ۲۲ تا ۲۸ ستمبر ۲۰۰۰ء ، ۲۲ تا ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

نیویارک میں وشو ہندو پریشد کے اسٹیج سے باجپئی کا اعلان

حکومت کی معاون سیکولر پارٹیوں کے لئے لمحۂ فکریہ

اٹل بہاری باجپئی کی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ہی آر ایس ایس کی چوکھٹ سے ہوا تھا اس لئے اگر وہ یہ اعلان کر رہے ہیں تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے...

محمد سالم جامعی

ایک دور میں بی جے پی کے ولت صدر بنگارو لکشمن کی مسلمانوں کو بی جے پی میں شامل ہونے کی دعوت اور اس کے لیے رام مندر، دفعہ ۳۷۰ اور یکساں سول کوڈ سے پیچھا چھڑانے والی ان کی سیاسی بھی لنگ بھی ثابت ہونے والی تھی کہ بی جے پی اتحاد کی حکومت کے سربراہ اور وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی نے نیویارک میں وشو ہندو پریشد کے ایک اجلاس میں یہ اعلان کرکے سب کو حیرت میں ڈال دیا کہ "اگر ہندوستان کی پارلیمنٹ میں بی جے پی کو دو تہائی اکثریت حاصل ہو جائے تو وہ سب بی جے پی کا ایجنڈا لاگو کرنے میں ایک منٹ کی بھی تاخیر نہیں کریں گے۔" انھوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ "وہ پہلے سوئم سیوک ہیں اس کے بعد کچھ وزیر اعظم ہیں۔ اگر وہ وزیر اعظم نہ بھی رہیں سوئم سیوک ہمیشہ رہیں گے۔" اس طرح مسٹر باجپئی نے اپنے چہرے کی نقاب خود ہی الٹ دی ہے اور ان کا سوئم سیوک کا اصل چہرہ سامنے آ گیا ہے جس پر انھوں نے اقتدار کی خاطر سیکولرزم اور اعتدال پسندی کی جھلی کی نقاب ڈال رکھی تھی۔

یہ سب کو معلوم ہے کہ مسٹر اٹل بہاری باجپئی کی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ہی آر ایس ایس، سوئم سیوک سنگھ کی چوکھٹ سے ہوا تھا اور ان کی شاکھاؤں میں اپنی نوعمری کے دور سے ہی شامل ہونے لگے تھے پھر آر ایس ایس نے اس جن سنگھ کو قائم کیا جس میں مسٹر باجپئی بحیثیت بانی کارکن موجود رہے اور اس کے بعد جنتا پارٹی کو توڑ کر اب جن سنگھ کے لیڈروں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نام سے نئی سیاسی پارٹی قائم کی جس کی تشکیل نئے سرے سے کی گئی اور اس کی باگ ڈور باجپئی کے ہاتھ میں سونپی گئی جو آج اعتدال پسندی کا لبادہ اوڑھ کر بعض سیکولر پارٹیوں کو کرسی کا لالچ دے کر وزیر اعظم بنے بیٹھے ہیں اور اقتدار کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

اب جبکہ خود بی جے پی حکومت کے سربراہ نے صاف صاف اکثریت حاصل کر لینے کے بعد بی جے پی ایجنڈے پر عملدرآمد کی بات کہہ دی ہے تو اب وشو ہندو پریشد کے لیڈروں کیلئے امریکی ڈالروں سے جھولی بھرنا آسان ہو گیا ہے

بی جے پی اور سنگھ کے ایک اہم لیڈر اور سابق بی جے پی کے تنظیمی امور سے متعلق جنرل سکریٹری مسٹر گووند اچاریہ نے ایک بار مسٹر اٹل بہاری باجپئی کی نام نہاد اعتدال پسندی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ بی جے پی کا اصل چہرہ نہیں بلکہ مکھوٹا ہیں اور مسٹر باجپئی کے نیویارک کے اس بیان نے یہ بات سو فیصد ثابت کر دی ہے کہ جب وہ اعتدال پسندی کی بات کرتے ہیں تو وہ دراصل بی جے پی کا ایک ایسا مکھوٹا ہوتے ہیں جس کو حسب ضرورت موقع بموقع استعمال کیا جا سکتا ہے اور اصل چہرہ سامنے لا کر یہ باور کرایا جا سکتا ہے کہ بی جے پی کی دلچسپی ترجیحی اس کا اپنا ایجنڈا ہے اور جب بی جے پی کو بلا شرکت غیرے پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل ہو جائے گی وہ اس ایجنڈے کو پورا کرانے میں ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں کریں گے۔ حالانکہ مسٹر باجپئی اور ان کی پارٹی بی جے پی نے اس خبر کو میڈیا کے سر تھوپنے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے بلکہ اس سے ان کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ وہ وزیر اعظم رہیں یا نہ رہیں سنگھ کے خادم ضرور رہیں گے۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ اول تو ان کے اس وضع کردہ مفہوم کی وضاحت کا نیویارک کوئی مقام نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وشو ہندو پریشد کے جس اسٹیج سے مسٹر باجپئی نے یہ تقریر کی ہے وہ بنیادی اسی لیے کیا تھا کہ مسٹر باجپئی کی زبان سے رام مندر اور بی جے پی کے اصل ایجنڈے پر عمل کی بات کہلوا کر امریکی ڈالر حاصل کیے جائیں اس لیے کہ بی جے پی کے مکھوٹے کے روپ میں مسٹر باجپئی اب تک جو کچھ کہتے رہے ہیں امریکہ اور یورپ میں مقیم ہندو اس سے یہ سمجھنے لگے تھے کہ بی جے پی اقتدار کے نشے میں مست ہو کر رام مندر کے موضوع سے وحشت ہو رہی ہے اور اب جبکہ خود بی جے پی حکومت کے سربراہ نے صاف صاف اکثریت حاصل کرنے کے بعد بی جے پی ایجنڈے پر عمل درآمد کرنے کی بات کہہ دی ہے تو اب وشو ہندو پریشد کے لیڈروں کے لیے امریکی ڈالروں سے جھولی بھرنا آسان ہو گیا ہے۔

دراصل بی جے پی اور سنگھ کی تکنیک رہی ہے کہ جس وقت جس بات کی ضرورت ہوتی ہے اپنے لیڈروں کا استعمال اسی ضرورت کے مطابق کرتے ہیں۔ ہندوستان میں مسٹر بنگارو لکشمن کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ پیغام دے دیا گیا کہ وہ بی جے پی کو اچھوت نہ سمجھیں اس کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ہندوستان سے ہزاروں میل دور نیویارک میں مسٹر اٹل بہاری باجپئی کے ذریعہ ہندوؤں کو یہ پیغام دیا گیا کہ بس پارلیمنٹ میں اکثریت کا انتظار ہے اور جیسے ہی وہ حاصل ہو جائے گی بی جے پی

باقی صفحہ ۱۱ پر

وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں پر پھر روس کی نظر

[illegible]

روہنگیا مسلمان جنہیں اپنے ہی ملک میں غیر ملکی قرار دے دیا گیا

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تحدید آبادی کے نام پر

انسانوں کی یہ نسل کشی کیوں؟

مہاراشٹر کی ولاس راؤ دیشمکھ حکومت نے ابھی حال ہی میں تحدید آبادی کے نام پر یہ اعلان کرکے کہ یکم مئی ۲۰۰۱ء کے بعد تین بچوں والے خاندان کو ان تمام مراعات اور سہولتوں سے محروم کردیا جائے گا جو ریاستی عوام کو حکومت کی طرف سے دی جاتی ہیں، ان سہولتوں میں سستے داموں پر اناج، ہاؤسنگ اسکیم میں شمولیت، رہائشی اراضی، زرعی اراضی، تعلیمی وظائف، طبی سہولتیں اور ترجیحی طور پر سبز کے لیے دیے جانے والے قرضے وغیرہ جیسی سہولتیں شامل ہیں۔ یکم مئی ۲۰۰۱ء سے ہر وہ شخص جو تین یا اس سے زائد بچوں کا باپ ہوگا اسے کسی بلدیاتی ادارے کے انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ وہ کسی سرکاری ادارے کی انتظامیہ کے الیکشن میں حصہ لینے کے حق سے بھی محروم کردیا جائے گا۔ بحیثیت مجموعی اگر دیکھا جائے تو دو سے زیادہ بچوں والا باپ ساٹھ سے زائد سرکاری اسکیموں سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ بعض ریاستی شعبے اس سلسلے میں باقاعدہ نوٹس بھی جاری کرچکے ہیں جبکہ دوسرے محکمے بھی اس طرح کے نوٹس جاری کرنے کے لیے تیاریاں کررہے ہیں۔ یہ بھی اطلاعات مل رہی ہیں کہ حکومت مہاراشٹرا اسمبلی میں منظور شدہ اس بل کو بھی منظوری کے آئندہ مراحل سے گذارنے کی تیاری کررہی ہے جو اسے قانون میں بدل دے گی اور جس کے بعد ایسے لوگوں کو لوکل سیلف گورنمنٹ کے الیکشنوں میں بھی حصہ لینے سے روک دیا جائے گا۔ مہاراشٹرا اسمبلی اس طرح کا بل پہلے ہی منظور کرچکی ہے مگر ابھی تک اسے گورنر کی منظوری کے لیے نہیں بھیجا گیا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب دیشمکھ حکومت اس بل کو گورنر کی منظوری کے لیے بھیج کر اس پر عمل درآمد کا فیصلہ کرچکی ہے۔

ہندوستان میں تحدید آبادی کا مسئلہ ایک طویل عرصہ سے موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ ملک کی فرقہ پرست طاقتیں مسلسل یہ راگ الاپنے میں لگی ہوئی ہیں کہ مسلمانوں کی آبادی میں سب سے زیادہ اضافہ ہورہا ہے۔ انھیں خوف ہے کہ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو ایک دن وہ اقلیت میں آجائیں گے۔ ایمرجنسی میں نسل بندی کی مہم کا بنیادی نکتۂ خیال بھی یہی تھا اور آج جبکہ ایک بار پھر تحدید آبادی کے نام پر سرکاری مراعات ختم کرنے کی اسکیم بنائی جارہی ہے اس کا نکتۂ خیال بھی شاید یہی ہے۔

تحدید آبادی کیلئے جو دلائل دیے جارہے ہیں ان میں غربت و افلاس میں اضافہ، بے روزگاری میں بڑھوتری اور طبی سہولتوں کا فقدان سرفہرست گنائے جارہے ہیں جن کی وجہ سے ملک کی صحت و سلامتی تک کو بھی خطرہ لاحق ہورہا ہے۔ ماحولیات پر اس کا برا اثر پڑ رہا ہے اور جرائم و مہلک بیماریوں میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہورہا ہے۔ اس طرح گویا یہ تمام خرابیاں اور بربادیاں آبادی میں اضافہ کی وجہ سے ہورہی ہیں اس لیے اس پر کنٹرول انتہائی ضروری ہے۔

ہمارے خیال میں یہ سب دلائل مفروضات پر مبنی ہیں۔ کیا تحدید آبادی کے دعویداروں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ زندگی کے وسائل میں بھی بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے۔ غربت اور مفلسی آج ایک فیشن بن گیا ہے ورنہ اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ آج پورے پورے شہروں میں کوئی ایک شخص بھی بھوکے پیٹ سونے والا ڈھونڈنے سے بھی دستیاب نہیں ہوگا جبکہ ایک دور ایسا بھی گذرا ہے کہ پورے پورے گھر اور خاندان بھوکے پیٹ سونے پر مجبور ہوتے تھے۔ کھلے آسمان کے نیچے سونے اور ننگے بدن زندگی گذارنے کی وجہ آبادی میں اضافہ نہیں بلکہ وہ غیر مساوی نظام معیشت ہے جسے آج دنیا نے یوروپ کی اندھی تقلید میں اختیار کر رکھا ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ یہ تحدید آبادی کی اسکیمیں یوروپ و امریکہ سے باہر ہی کیوں درآمد کی جاتی ہیں۔ کیا آپ نے کبھی امریکہ اور یوروپ کے کسی ملک میں بھی آبادی میں اضافہ روکنے کی کوئی تحریک دیکھی یا سنی ہے، اور اگر ایسا نہیں ہے تو ہم اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہ یوروپ و امریکہ کی پرعیش زندگی گذارنے کی وہ منصوبہ بندی ہے جس کو تحدید آبادی کا خوبصورت لبادہ اڑھا دیا گیا ہے۔

جہاں تک مہاراشٹر حکومت کا یہ ظالمانہ فیصلہ ہے کہ دو بچوں سے زیادہ رکھنے والے باپ کو کوئی سرکاری مراعات نہ ملے گی اور نہ ہی وہ کسی انتخاب میں حصہ لے سکے گا، یہ سراسر ریاستی عوام بالخصوص مسلمانوں کے ساتھ بے جا زیادتی ہے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق یہ کسی کو بھی حق و اختیار نہیں ہے کہ [illegible]

جواہر القرآن

سورۂ توبہ: ۹ | ترجمہ آیات ۶۹ تا ۷۱ | حضرت شیخ الہندؒ

○ جس طرح تم سے اگلے لوگ زیادہ تھے تم سے (زور میں) اور زیادہ رکھتے تھے مال اور اولاد پھر فائدہ اٹھاگئے اپنے حصہ سے (ف۱) پھر فائدہ اٹھایا تم نے اپنے حصہ سے جیسے فائدہ اٹھاگئے تم سے اگلے اپنے حصہ سے اور تم بھی چلنے ہو انہی کی سی چال (ف۲) وہ لوگ مٹ گئے ان کے عمل دنیا میں اور آخرت میں اور وہی لوگ پڑے نقصان میں۔ (ف۳)

○ کیا پہنچی نہیں ان کو خبر ان لوگوں کی جو ان سے پہلے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور قوم ابراہیم کی اور مدین والوں کی اور ان بستیوں کی خبر جو الٹ دی گئی تھیں (ف۴) پہنچے ان کے پاس ان کے رسول صاف حکم لے کر سو اللہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے۔ (ف۵)

○ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں سکھلاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بری بات سے اور قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور حکم پر چلتے ہیں اللہ کے اور اس کے رسول کے وہی لوگ ہیں جن پر رحم کرے گا اللہ بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ (ف۶)

فوائد ________ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

[illegible]

[illegible]

عدلیہ کو اپنی حدود میں فیصلہ دینا چاہئے

سابق وزیر اعظم مسٹر چندر شیکھر کا ایک اہم انٹرویو

سپریم کورٹ نے کہا

میں اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا

سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے والے سابق ڈی ایس پی عبدالکریم کا انٹرویو

صفحہ روزگار:

سیلز اور مارکٹنگ کے میدان میں روزگار کے اچھے مواقع ہیں

وابستہ برسوں کے دوران جس طرح تیار مال کی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اس طرح کی نوکری کے لیے سیلس اور مارکیٹنگ کے کاروبار میں بھی تیزی آئی ہے۔ چونکہ اس میدان کا تعلق تجارت اور روپیہ پیسے سے ہے اس لیے نوجوان گریجویٹوں کو شروعات میں اچھے اسکیل ملتے ہیں۔

اس کے لیے آج ۲۰۰۲ء کے بعد اس میدان کے کسی بھی کورس میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔ اس میدان میں آنے والے نوجوانوں میں کچھ بنیادی صلاحیتیں ہونا ضروری ہوتی ہیں۔ کیونکہ پیداوار میں سب سے اہم مال کی تجارت ہے اس لیے خوش اخلاقی، بات چیت میں نرمی و ہوشیاری، تحمل اور خود اعتمادی اس میدان کے لیے اہم صفات سمجھی جاتی ہیں۔

آج سیلس اور مارکیٹنگ کا کام سب سے زیادہ امکانات سے بھرا ہوا ہے۔ اس بات کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ کسی بھی اخبار یا جریدے میں سب سے زیادہ مانگ سیلس مینوں اور مارکیٹنگ ایگزیکٹو کی ہی ہوتی ہے۔

اس میدان میں ڈگری یا ڈپلومہ کرنے کے بعد مانگ میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس کام میں ٹریننگ حاصل کرنے والوں کو چھ ماہ [illegible] کی عمر کے لحاظ سے [illegible] سے لے کر [illegible] تک کی [illegible] مل سکتی ہے۔ جو کمپنیاں محنت اور کام کی صلاحیت کی بنیاد پر ترقی کے مواقع دیتی ہیں وہ تین سال میں ٹرینی کو سیلز ایگزیکٹو اور سات آٹھ برسوں کے درمیان علاقائی منیجر کے عہدے پر ترقی دے دیتی ہیں۔

حالانکہ تیار مال کو بیچنے کا فن ایک پیدائشی صلاحیت مانا جاتا ہے لیکن اس سے متعلق کورسوں کو مکمل کرنے کے بعد اس میدان کی خاص تکنیکوں، باریکیوں وغیرہ کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

سیلز اور مارکیٹنگ کے مختلف کورس ملک کے مختلف اداروں کی جانب سے چلائے جا رہے ہیں۔ [illegible]

کورس ۲۰۰۲ء کے بعد کچھ یونیورسٹیاں کرا رہی ہیں۔ [illegible] میں بھی یہ کورس چلائے جا رہے ہیں جن میں سے بعض ادارے حسب ذیل ہیں:

- ممبئی یونیورسٹی، ایم جی روڈ، فورٹ، ممبئی ۳۲-۴۰۰۰۰
- عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد ۵۰۰۰۰۷
- مدراس یونیورسٹی، [illegible] کوالالمپور [illegible]
- دہلی یونیورسٹی، دہلی ۱۱۰۰۰۷
- گجرات یونیورسٹی، [illegible] احمد آباد ۳۸۰۰۰۹
- راجستھان یونیورسٹی، جے پور ۳۰۲۰۰۴
- بھارتیہ ودیا بھون [illegible] نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

ملحقاتی ادارے

- انڈین انسٹی ٹیوٹ آف [illegible] ۲۳-۲۰۰۰۷
- انسٹی ٹیوٹ آف [illegible]
- انسٹی ٹیوٹ آف [illegible]
- [illegible] ۲۰۰۰۷-۱۱

ایم بی اے کی تیاری — کیوں اور کیسے

[illegible]

بابر کی مذہبی رواداری اور ہندوؤں سے برتاؤ

تحریر: خورشید مصطفیٰ رضوی

(گزشتہ سے پیوستہ)

[illegible]

پروفیسر ایس کے بنرجی کے مشاہدات

[illegible]

عالم اسلام

اقوام متحدہ میں نشست کا مطالبہ

[illegible]

خلیجی جنگ سے متعلق یادگار قائم ہوگی

[illegible]

خالدہ ضیاء پر بدعنوانی کے الزام عائد

[illegible]

یروشلم کو بین الاقوامی شہر بنانے کی تجویز

[illegible]

شراب کی ۳۶ ہزار بوتلیں ضبط

[illegible]

۱۹ ہزار سے زیادہ جنگل جل گئے

[illegible]

بی جے پی کے ورکر

گھر گھر جائیں گے تو کہیں گے کیا؟

سابق مرکزی وزیر جناب چترانن مشرا کی تجزیاتی تحریر

[illegible]

دوسا کا ضمنی پارلیمانی انتخاب

کانگریس اور بی جے پی میں سیدھا مقابلہ

[illegible]

بی جے پی اور آر ایس ایس

ایک ہی سکّے کے دو رخ

معروف انگریزی صحافی جناب پروفیسر سی پی بھامبری کی تحریر

۱۰ اگست ۲۰۰۰ء کے آخری ہفتہ میں بی جے پی کی قومی مجلس عاملہ اور قومی کونسل کا اجلاس [illegible] کی جگہ پر بنگارو لکشمن کو صدر منتخب کرنے کے واقعہ کا اعتبار کرنے کے ساتھ تجزیہ کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے کیونکہ بی جے پی مرکزی حکومت کے چلانے والی اہم پارٹی ہے۔ اتر پردیش، مدھیہ پردیش اور گجرات میں بی جے پی کی اپنی حکومتیں ہیں۔ اس کی قومی مجلس عاملہ اور قومی کونسل نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ان کی حکومت دیگر پارٹیوں کی حکومتوں سے خصوصی امتیاز رکھتی ہے۔ حالانکہ یہ خصوصیت مرکز میں حکومت میں آنے اور کچھ ریاستوں میں حکومتوں کی تشکیل کے بعد [illegible] نظر آ رہی ہے۔ چونکہ بی جے پی کا [illegible] دعویٰ ہے اس لیے بی جے پی کے اس دعوے کا تجزیہ ضروری ہو گیا ہے۔

بی جے پی اور سنگھ پریوار کا یہ خیال رہا ہے کہ غیر منظم ہندو خاندانوں کے ممبران ہمیشہ ہی قومی مفادات کو اپنے ذاتی مفادات پر ترجیح دیتے رہے ہیں اور سماجی ترقی کے [illegible] مقصد کے سامنے انہوں نے ذاتی مفادات کو کبھی اہمیت نہیں دی۔ دعویٰ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ آر ایس ایس سنگھ پریوار کی سب سے بڑی تنظیم ہے اور حکومت میں شامل بی جے پی کا ہر چھوٹا بڑا لیڈر خود کو آر ایس ایس کے لیے وقف مانتا ہے۔ اٹل بہاری واجپئی، لال کرشن اڈوانی، کیشو بھائی پٹیل اور رام پرکاش گپتا جیسے بہت سے بڑے لیڈر آر ایس ایس کی ہی دین ہیں اور ہندوتو نظریہ کے پوری طرح پابند ہیں۔

ناگپور اجلاس میں لال کرشن اڈوانی نے بجا یہ تسلیم کیا ہے کہ بی جے پی میں بڑی تیزی سے گروپ بندی پھیل رہی ہے اور عہدیداروں کے [illegible] سے گروپ پارٹی تنظیموں اور اقتدار پر کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ آخر اس کے خصوصی امتیاز کی کیا شکل ہے؟

سیاسی حلقوں میں بی جے پی کا مقابلہ کانگریس سے کیا جانے لگا ہے کہ اب بی جے پی بھی اسی بد نظمی اور تقسیم کی بیماری کا شکار ہو گئی ہے جو مسلسل اقتدار میں رہنے والی کانگریس کو [illegible]

[illegible] اس بات کو دہراتے ہوئے کہا کہ [illegible] پارٹی ڈسپلن کو پار کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ان باتوں نے اقتدار کے زیر سایہ بھارت ماتا کی بے لوث خدمت کا دعویٰ کرنے والے سوئم سیوکوں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ [illegible]

سنگھ پریوار ہمیشہ سے ہی شدت پسند ہندو قوم پرستی میں یقین رکھتا آیا ہے اور بی جے پی نے بھی ہمیشہ ہی کشمیر پر سنگھ نظریے کی حمایت کی ہے۔

ناگپور اجلاس میں مرکزی اقتدار کا استعمال کرنے والے اور اقتدار سے باہر حاشیہ پر رہنے والے لیڈروں، ممبران پارلیمنٹ اور ممبران اسمبلی کے درمیان گہرے نظریاتی اختلافات دیکھنے میں آئے۔ [illegible] کشمیر پالیسی بھی متنازعہ رہی۔ چونکہ سنگھ پریوار نے ہمیشہ ہی دستور ہند کی دفعہ ۳۷۰ کے تحت کشمیر کو دیے گئے خصوصی اختیارات کی مخالفت کی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ملک کی کسی بھی ایک ریاست کو خصوصی درجہ [illegible]

کر دوہرا معیار نہیں اپنایا جانا چاہیے۔ [illegible] بی جے پی کے [illegible] کشمیر میں [illegible] کے ساتھ مذاکرات کی حمایت نہیں کر سکتے اس لیے کہ [illegible] ایک طویل عرصے سے [illegible] کر رہے ہیں۔ [illegible] اور مرکزی حکومت کو علیحدگی پسند گروہوں کے ساتھ بات چیت نہیں کرنی چاہیے۔ [illegible] یہ بات نہیں [illegible] کہ ان کے اپنے لیڈر [illegible] اور [illegible] کشمیر میں شدت پسند تنظیموں کے ساتھ بات کریں۔

حالانکہ بی جے پی کے لیڈروں کا خیال ہے کہ اب بی جے پی آہستہ آہستہ کانگریس کی جگہ لے رہی ہے اور کانگریس کو سیٹیں [illegible] حقیقت کا تجزیہ بھی کرنا ہو گا کہ ان کی ٹیم میں قومی [illegible] کانگریس کی طرح [illegible] ہے۔ بی جے پی [illegible] ۹۹-۱۹۹۸ء کے پارلیمانی انتخابات میں کل ووٹوں کا صرف ایک چوتھائی ووٹ ہی حاصل ہوا تھا۔ [illegible] علاقائی قوتوں نے اسے [illegible] اس لیے یہ بات [illegible] بی جے پی کے نئے صدر [illegible] مسلمانوں کو قومی دھارے [illegible] اور اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ [illegible] کی حمایت کے [illegible] نہیں ہے۔

قومی اقلیتی کمیشن نے گجرات کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ گجرات حکومت [illegible] کے [illegible] کے احساس کو ختم کرنے کے لیے مناسب اقدامات کرنے چاہئیں۔ [illegible]

[illegible] حقیقت نہیں ہے کہ [illegible] حکومت [illegible] کے لیے [illegible] تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ [illegible]

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بی جے پی سے

گووند آچاریہ کا بن باس حقیقت ہے یا فسانہ؟

[illegible] بی جے پی پارٹی کے سب سے [illegible] اور تنظیمی معاملات کے جنرل سکریٹری کے این گووند اچاریہ کو [illegible] کی [illegible]

میں جگہ نہ مل پانے کو پارٹی کے اندر شدت پسندوں کی شکست کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ [illegible] اس کے بعد [illegible] اور اب گووند اچاریہ [illegible] سوال [illegible] ہے کہ ان چاروں میں سے [illegible] بی جے پی میں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے معاملے میں سخت گیر تھے لیکن پارٹی [illegible] اس کے [illegible] کرنے کا الزام [illegible] شاید یہی وجہ ہے کہ گووند اچاریہ کے [illegible] کے ساتھ بی جے پی کا [illegible] کے طور پر [illegible] کیا جا رہا ہے۔ لوگ [illegible] کہ پارٹی سے باہر ہونے کے بعد [illegible] کس طرح جلد ہی [illegible] سیاست میں مصروف ہو گئے۔ [illegible] گووند اچاریہ کے [illegible] کی سیاست کے [illegible]

[illegible] سوشل انجینئرنگ کے [illegible] بی جے پی [illegible] کی سیاست کو [illegible] سوشل انجینئرنگ [illegible] انقلاب [illegible]

[illegible] اور اسے حق کے ساتھ [illegible] کر رہے تھے جو سیاسی، سماجی اور معاشی پالیسی کے طور پر ۲۰۰۰ء کی [illegible] کے لیے بہت ہی [illegible] سے [illegible] لیکن بہت سے [illegible] موضوعات پر [illegible] بیانات کے [illegible] مرکز میں [illegible] حکومت چلانے والی بی جے پی کے لیے [illegible] مشکلات کا سبب بھی بن رہے تھے۔ [illegible] گووند اچاریہ [illegible] بی جے پی کے [illegible] اس وقت کے [illegible] گووند اچاریہ کی جانب [illegible] صرف [illegible]

گووند اچاریہ کہتے ہیں کہ [illegible] اور [illegible] کی شکل میں ان ریاستوں میں بی جے پی [illegible] کو [illegible] ہونا چاہیے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان ریاستوں میں انہوں نے ذاتی مخالفت [illegible] کی بنیاد پر [illegible] اقتدار کے [illegible] کا استعمال کرتے [illegible] پارٹی کو ٹوٹ کا سامنا [illegible] ۹۹-۱۹۹۸ء میں اس وقت کے صدر [illegible] کے سیاسی [illegible] بی جے پی میں آنے والے گووند اچاریہ [illegible] نہیں کرتے [illegible] ایک مرتبہ [illegible] کے [illegible] پارٹی میں [illegible] ۔۔

عالمی خبریں

نوبل امن انعام

[illegible] ۲۰۰۰ء کے نوبل امن انعام کے لیے کل [illegible] امیدواروں کو نامزد کیا گیا ہے۔ جن میں امریکہ کے صدر بل کلنٹن اور [illegible] کے صدر [illegible] شامل ہیں۔ [illegible] نوبل انعام [illegible] کہ کمیٹی نے اس مرتبہ نوبل انعام کے لیے [illegible] لوگوں کو نامزد کیا ہے۔ اس کے علاوہ ۳۳ [illegible] بھی [illegible] کی گئی ہیں۔

اقوام متحدہ میں ۱۸۹ ممالک

اقوام متحدہ [illegible] ملک [illegible] کو اقوام متحدہ کی رکنیت [illegible] اب اس عالمی ادارے کی رکنیت [illegible] ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی [illegible] جنرل اسمبلی میں [illegible] رکنیت دی گئی۔ اقوام متحدہ کے [illegible] کے دوران [illegible] اقوام متحدہ [illegible]

نازی پر مقدمہ

[illegible] پولینڈ میں [illegible] مقدمہ چلائے جانے [illegible] کیا گیا ہے کہ [illegible] نازی [illegible] کیمپوں میں قیدیوں پر [illegible] ایک [illegible] پر [illegible] مقدمہ چلا [illegible] پولینڈ [illegible] پولینڈ میں جنگی جرائم سے متعلق [illegible] کے دوران [illegible] گیا تھا۔

چومنے سے بھی ایڈز

فرانس کے ایک سائنسداں نے [illegible] کو چومنے سے ایڈز کی [illegible] ایڈز کے [illegible] ایک [illegible] میں کہا [illegible] کہ چومنے سے ایڈز سے [illegible] ثابت ہو گیا ہے کہ ایڈز کے مریض کو چومنے [illegible]

خطرناک کیمیائی اجزاء

امریکی سائنسدانوں نے اپنے [illegible] کو [illegible] جسم [illegible] کاموں میں [illegible] کیمیائی [illegible] ہے جو [illegible] کے لیے خطرناک [illegible] سائنسداں [illegible] پلاسٹک، [illegible] انسان کو بیمار کر سکتے ہیں۔

کانسٹر کی گرفتاری کا اندیشہ

[illegible] اقوام متحدہ [illegible] میں حصہ لینے کے لیے [illegible] گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] امریکی [illegible] کے [illegible] میں [illegible] گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] کے امریکہ کے صدر [illegible] سے درخواست کی [illegible] خلاف جرائم کے [illegible] مقدمہ چلایا جائے۔

غارِ حرا سے گنبدِ خضرا تک

تحریر: علامہ اسیر ادروی

دوسری قسط

حضرت عمرؓ کا قافلۂ ہجرت

[illegible]

حضرت صہیبؓ روکے گئے

[illegible]

مہاجرین مدینہ کی قیام گاہیں

[illegible]

مشرکین مکہ کی نیند حرام ہوگئی

[illegible]

دار الندوہ میں اہم ترین فیصلہ

[illegible]

حمد باری تعالیٰ

مولانا مجیب بستوی

[illegible]

نعت رسول پاکؐ

مولانا مجیب بستوی

[illegible]

اترپردیش

سورج بھان کا دلت ایجنڈا

کیا گورنر راج بھون کی قید سے آزاد ہونا چاہتے ہیں؟

یوپی کے گورنر سورج بھان کا دلت ایجنڈا جس طرح سے شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اس سے بی جے پی قیادت کے ایک حصے میں بے چینی سی پیدا ہونے لگی ہے۔ دلت مورتیوں پر سورج بھان کی بحث سے اترپردیش کی بی جے پی حکومت ہی کٹہرے میں کھڑی نہیں ہوئی بلکہ یہ بحث بھی شروع ہونے لگی ہے کہ خود مرکز کی واجپئی سرکار بھی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی بجائے [illegible] حقیقت میں کتنی دلت حامی ہے کیونکہ مسٹر سورج بھان نے دلت فلاح و بہبود سے وابستہ موضوعات پر اترپردیش حکومت کے رویئے پر جس طرح کی [illegible] دکھانے کے ساتھ ساتھ بی جے پی کی مرکزی قیادت کو بھی اشارے دیئے ہیں کہ ان کے لئے راج بھون کے عیش و آرام سے دلتوں سے وابستہ مسائل کی اہمیت زیادہ ہے اس لئے وہ صرف یہ سب [illegible] کر خاموش بیٹھنے والے نہیں ہیں۔

دو سال قبل ریاست کے گورنر بنائے جانے والے سورج بھان بھی مضبوط دلت لیڈر رہ چکے ہیں۔ آر ایس ایس کی قیادت ان کو ایک سرگرم رکن مانتی ہے۔ اترپردیش کی قیادت بھی ایسے ہاتھوں میں ہے جس کی وفاداری آر ایس ایس کے ساتھ کافی پختہ مانی جاتی ہے۔ لیکن گورنر صاحب اس بات کو لے کر ناراض ہیں کہ ریاست میں دلت فلاح و بہبود کے منصوبے ٹھیک ڈھنگ سے نہیں چل رہے ہیں اور دلت ایکٹ کے کارگر نہ ہونے کی وجہ سے دلتوں پر مظالم کے واقعات میں کوئی کمی نہیں آ رہی ہے۔ گذشتہ دنوں ریاست کے چیف سکریٹری اور وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر گورنر اس پر اپنی ناراضگی بھی ظاہر کر چکے ہیں جس کے بعد حال میں ریاست کے وزیر اعلیٰ رام پرکاش گپتا کو بی جے پی کے دلت ممبران اسمبلی سے ملاقات کے دوران یہ وضاحت کرنی پڑی ہے۔ ریاست میں دلت فلاح و بہبود سے وابستہ اسکیموں کو صحیح طریقے سے نافذ کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی جا رہی ہے۔ بی جے پی نے بنگارو لکشمن کو اپنا قومی صدر بنا کر دلتوں کے درمیان ایک خاص سیاسی پیغام دینے کی کوشش کی ہے اس درمیان سورج بھان نے بی جے پی حکومت والی ریاست میں ہی دلتوں کو نظرانداز کرنے کا سوال اٹھا کر ایک نئی بحث کی شروعات کی ہے۔ [illegible] کا کہنا ہے کہ جب تک [illegible] گورنر سورج بھان تک یہ رپورٹ ہیں کہ بی جے پی حکومت میں بھی دلتوں کو انصاف نہیں مل رہا ہے تو کہہ لیجئے کہ بی جے پی کے دلت ایجنڈے کا اصل چہرہ کیا ہے [illegible] طرح کی اور مخالف پارٹیاں بھی سورج بھان کی [illegible] کو نمبر بنا کر بی جے پی [illegible] شروع کر دیا ہے۔ سورج بھان کی اس دلت نوازی کو لے کر سیاسی حلقوں میں کئی طرح کی قیاس آرائیاں ہونے لگی ہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ سورج بھان راج بھون کی قید سے آزاد ہو کر پھر سرگرم سیاست میں واپس آنا چاہتے ہیں۔

سورج بھان نے گذشتہ دنوں گورنروں کی میٹنگ میں بھی کہا تھا کہ دلت فلاح سے وابستہ تمام سرکاری اسکیموں پر ٹھیک ڈھنگ سے عمل نہیں ہو رہا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے کئی مثالیں بھی پیش کی تھیں۔ صدر جمہوریہ کے آر نارائنن نے دلت فلاح و بہبود سے متعلق منصوبوں کے جائزے کے لئے گذشتہ دنوں گورنروں کی ایک کمیٹی بھی تشکیل دی تھی جس میں سب سے زیادہ سرگرم رول سورج بھان کا ہی ادا ہو رہا ہے۔ [illegible]

ابھی کمیٹی میں [illegible] جس میں کئی اہم فیصلے لئے گئے ہیں۔ [illegible] کے مطابق اس میٹنگ کے لئے ایجنڈا بھی سورج بھان نے ہی تیار کیا تھا [illegible] اس کمیٹی کی ایک [illegible] دلت فلاح و بہبود کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کوتاہی برتی ہے۔

مغربی بنگال

بی جے پی۔ انتشار کی راہ پر

مغربی بنگال میں سیاسی پس منظر کافی تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اکیلے ممتا بنرجی نے کمیونسٹ محاذ کی ناک میں دم کر رکھا ہے جبکہ دیگر مخالف پارٹیاں کانگریس اور بی جے پی لیڈر خود اپنے آپ سے ہی الجھی ہوئی ہیں حالانکہ ریاست میں بی جے پی کو ممتا کی وجہ سے ہی رہنے کا موقع مل گیا ہے لیکن یہاں بی جے پی کی اندرونی حالت انتہائی بدتر ہے۔ نئے ریاستی صدر اسیم گھوش کی پالیسی سے ناراض ہو کر بہت سے بی جے پی لیڈر پارٹی چھوڑ کر ترنمول کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں بی جے پی کے نئے قومی صدر بنگارو لکشمن کے لئے مغربی بنگال میں بی جے پی کو بچانا مشکل ہو رہا ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ بنگارو لکشمن دہلی میں ممتا کے ساتھ رہ چکے ہیں اور ممتا کی سیاسی شخصیت سے واقف ہیں۔ بنگال میں بی جے پی کے حوالے سے ممتا بنرجی تیزی سے ابھری ہیں۔ چوبیس سالہ کمیونسٹ اقتدار کے خلاف جارحانہ رخ کی باگ ڈور ممتا کے ہاتھوں میں ہے۔ ایسے میں ممتا کے مغربی بنگال میں بی جے پی کا کوئی مستقبل نظر نہیں آتا۔ [illegible] ریاستی صدر اور موجودہ مرکزی وزیر تپن سکدر دیوان کے حلقے کے لوگوں کی طرف سے ممتا پر تنقید کر کے بی جے پی کے حالات پر [illegible] ہے۔ بی جے پی کی حالت اس وقت مزید خراب ہو گئی جب [illegible] کے بعد تپن سکدر نے جب صدر کا عہدہ چھوڑا کیونکہ وہ ریاستی صدر رہ کر اپنے پسندیدہ شخص کو ریاست کا صدر بنانا چاہتے تھے۔ [illegible] سنبھالتے ہی پارٹی کو متحد اور اصول پسند بنانے کے لئے سرگرم بی جے پی لیڈروں کو نظرانداز کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے تو ریاستی بی جے پی کے ترجمان کے عہدے سے بھی ہٹا دیا ہے جس سے بہت سے بی جے پی لیڈر ناراض ہو گئے ہیں اور انہوں نے اسیم گھوش کے خلاف ایک محاذ کھول دیا ہے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر کے انتخاب کے بعد سے ایسا پہلی مرتبہ ایک دوسرے پر الزام لگایا ہے کہ پارٹی بدلی۔ [illegible] کر کے ایک دوسرے کے حامیوں کو ہٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ریاستی صدر اسیم گھوش نے تپن سکدر مخالف خیمے کے کسی بھی لیڈر کو اپنی ٹیم میں شامل نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے فطری طور پر بی جے پی لیڈروں میں بڑا انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ اس انتشار کی وجہ سے بی جے پی کے لوگ ترنمول کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں۔ گذشتہ ضلع کے بی جے پی لیڈروں نے ترنمول کانگریس کی رکنیت حاصل کر لی ہے جبکہ سابق نائب صدر پارس دتہ کا الزام ہے کہ پرو فیسر گھوش نے کارگزار صدر اور انتخابات میں مستقل طور پر منتخب ہونے کے بعد کمیونسٹ پارٹی کے ہاتھوں بہت سے بی جے پی کارکن ہلاک ہوئے ہیں لیکن ریاستی بی جے پی خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور چونکہ یہ بات طے ہے کہ صرف ممتا کی قیادت میں مغربی بنگال سے کمیونسٹ محاذ کو ہٹایا جا سکتا ہے اس لئے پارس دتہ ترنمول کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں۔ پارس دتہ کے بعد ریاستی بی جے پی کے کئی اہم لیڈر ترنمول کانگریس میں جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ مغربی بنگال میں بی جے پی کا اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ [illegible] قیادت کے ریاستی بی جے پی صدر تپن سکدر نے بنگالیوں کے جذبات کا استحصال کرتے ہوئے بنگلہ دیشی دراندازی کا مسئلہ اٹھایا تھا لیکن کمیونسٹ محاذ کے سامنے پرچم کو جھکا رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس لئے اس وقت خود ان کے بڑے لیڈر کا دامن تھامنے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ممتا کے بغیر مغربی بنگال میں بی جے پی کا انجام کیا ہوگا۔ ▫▫▫

مہاراشٹر

ودربھ کے سوال پر کانگریس میں سرپھٹول

بحیثیت گروہ۔ مہاراشٹر اور مرکز میں ریاستوں کی تشکیل کے بعد مہاراشٹر سے ودربھ کو الگ ریاست بنانے کی جہاں آواز اٹھ رہی ہے وہیں اس کی مخالفت میں بھی آوازیں اٹھنی شروع ہو گئی ہیں۔ خاص طور سے مہاراشٹر پردیش کانگریس میں ودربھ ریاست کی تشکیل کو لے کر گروپ بندی اور باہمی تکرار صاف نظر آنے لگی ہے۔ ریاستی کانگریس میں جہاں سابق مرکزی وزیر این کے پی سالوے ودربھ کو الگ ریاست کے لئے ایک زبردست تحریک چلانے میں مصروف ہیں وہیں مہاراشٹر پردیش کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پاٹل اور ودربھ کے سینئر کانگریسی لیڈر اور سابق ایم پی ڈاکٹر شریکانت جچکر نے اس تحریک کو ایک ہی ودربھ کا ایک شوشہ قرار دیا ہے جس کا کوئی بھی نتیجہ نکلنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ ان دونوں لیڈروں نے مہاراشٹر میں منعقدہ پردیش کانگریس میں تیور کر دیا کہ ودربھ ریاست بنتی ہے تو وہ مہاراشٹر جیسی ریاست کے لئے ہی نقصان کا سب سے بڑا عذر بنے گی۔

ڈاکٹر جچکر نے ودربھ کو الگ کرنے والوں کو یہ دلیل دی کہ پروفیسر جی ایس [illegible] نے ایک کتاب پہلے لکھی تھی۔ اس میں انہوں نے دلائل دیئے تھے کہ ودربھ ریاست کی تشکیل کی بھی حیثیت سے ضروری نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے قیام کی کوئی بنیاد ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۵۶ء میں ریاستی تنظیم نو کمیشن نے ودربھ ریاست کے قیام کی سفارش کی تھی لیکن آج کے اور اس وقت کے حالات میں بہت فرق ہے۔ ڈاکٹر جچکر نے بتایا کہ آج مہاراشٹر کے بجٹ میں ۶۰ کروڑ روپیہ کا فاضل خرچ ہے۔ جبکہ ودربھ ریاست کی تشکیل کی حالت میں ۱۲۰۰ کروڑ خسارے کا بجٹ ہوگا۔ ڈاکٹر جچکر نے مطالبہ کیا کہ ودربھ ریاست کی تشکیل کے تئیں کانگریس کے ان حالات کا جائزہ لیا جائے جن میں اس نے کہا تھا کہ چھوٹی ریاستوں کی تشکیل کے حالات دیکھ لینے کے بعد ہی کسی دوسری ریاست کی تشکیل کے بارے میں سوچا جائے گا۔ ▫▫▫

اظہار تعزیت

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ پر کاتھو جو اس وقت یوروپ و امریکہ کے دینی، تعلیمی و تبلیغی دورے پر ہیں، کی اہلیہ محترمہ کی سانحہ ارتحال (۲۲ اگست) پر ملک و بیرون ملک سے تعزیتی جلسوں، تجویزوں اور پیغامات کا سلسلہ جاری ہے جن کو انتہائی اختصار کے ساتھ ہم ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہریانہ، پنجاب و ہماچل پردیش کا تعزیتی جلسہ

[illegible]

مدرسہ فیض الاسلام جنی میں تعزیتی جلسہ

[illegible]

مراد آباد میں ایصال ثواب

[illegible]

مدرسہ حسینیہ رانچی میں جلسہ تعزیت

[illegible]

ہنسور میں ایصال ثواب کا اہتمام

[illegible]

جمعیۃ علماء ضلع بستی کا تعزیتی جلسہ

[illegible]

تعزیتی جلسہ

[illegible]

صوبہ مہاراشٹر میں اصلاح معاشرہ عشرہ

[illegible]

جمعیۃ علماء یوپی کی مجلس عاملہ کا فیصلہ

[illegible]

[illegible] مظفر نگر یوپی

[illegible]

دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء گیلانی ہاس کی پریشانی

اہل خیر حضرات توجہ فرمائیں

[illegible]

جمعیۃ کی طرف سے ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے والے

طلبہ کے لیے وظائف

[illegible]

بقیہ: ایک ہی سکے کے دو رخ ص۲ سے

حکومت نے کئی عیسائی مشنری اسکولوں سے ان کی آمدنی کے ذرائع اور مالی امداد دینے والی تنظیموں کے نام طلب کیے ہیں۔ اسی طرح [illegible] بی جے پی حکومت نے ریاست کی مسجدوں کو پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کی پناہ گاہ بتایا ہے۔ یو پی کے ان دو اہم شہروں کو حساس زون قرار دیا گیا ہے جہاں بقول ان کے آئی ایس آئی سرگرمیاں جاری ہیں۔ یہ وہ شہر ہیں جہاں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد آباد ہے۔ بی جے پی حکومت میں سنگھ پریوار کو بھی [illegible] حاصل ہے اور وہ مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے اور پاکستان کی خفیہ ایجنسی کی سرگرمیوں کے لیے انہیں ذمہ دار [illegible] ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آخر آئی ایس آئی کی سرگرمیوں کے لیے مسلمان ہی کیوں ذمہ دار ہیں۔ اور کیا صرف عیسائی مشنری اسکولوں کو ہی مالی امداد ملتی ہے۔ [illegible] کے اپنے تعلیمی اداروں کو [illegible] مالی امداد لینے کا حق ہے اور انہیں ملتی بھی ہے لیکن گجرات حکومت نے صرف عیسائیوں سے ہی اپنی آمدنی کے ذرائع بتانے کو کیوں کہا۔ [illegible] ہندوستان میں مشنری اسکول تبدیلی مذہب کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ [illegible]

[illegible] عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ [illegible] "آج ہم ایک ہیں" [illegible] دونوں تنظیموں کے ایک ہونے کی تصدیق کردی ہے۔ □□

بقیہ: بی جے پی ورکر ص۶ سے

[illegible]

بقیہ: دوسا کا انتخاب ص۶ سے

[illegible] □□

بقیہ: منظر پس منظر ص۱۲ سے

[illegible] □□

[illegible] اس لیے کانگریس کی طرف پلٹ کر دیکھنا مسلمانوں کو کیسے گوارا ہو گا۔

نیا ایڈیشن

(دو اصل کانگریس (اصلی نقلی کانگریس) اور بی جے پی ایک ہی سیاسی کتاب کے دو ایڈیشن ہیں۔ ایک پرانا دوسرا نیا۔ جس [illegible]

بقیہ: سیکولر پارٹیوں کے لیے لمحہ فکریہ ص۱ سے

رام مندر کی تعمیر میں حائل تمام رکاوٹوں کو قانونی طور پر [illegible] کرے گی۔

[illegible]

سچ بات یہ ہے کہ [illegible]

[illegible] □□

سانحہ ارتحال

[illegible]

[illegible]

جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ میں

انعامی جلسہ

مورخہ [illegible] جمادی الاخریٰ [illegible] مطابق [illegible] ستمبر ۲۰۰۰ء کو جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ میں انعامی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ [illegible]

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 18/19 September 2000
22 - 28 SEP 2000
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11052/2000

منصور علی خاں کاروار

منظر پس منظر

لکشمن نے کہا / اعتراضات اور تبصرے

مسلمانوں کا ردعمل۔ کانگریس کا تبصرہ۔ نیا ایڈیشن

لکشمن نے کہا

[illegible]

اعتراضات اور تبصرے

[illegible]

مسلمانوں کا ردعمل

[illegible]

کانگریس کا تبصرہ

[illegible]

کیا لبراھن کمیشن اپنی معینہ مدت میں رپورٹ پیش کرسکے گا؟

[illegible]

خریدار حضرات توجہ فرمائیں

[illegible]

۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء

[illegible]

منیجر

ہفت روزہ الجمعیۃ

[illegible]